سوال

نصیحت (149) دہانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فریضہ زکوۃ کے بارے میں نصیحت اور یاددہانی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

مد!

فریضہ زکوۃ کے بارے میں نصیحت اور یاددہانی

۔ (۱) اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا اور (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ ''

لمانوں پر زکوۃ کو فرض قرار دینا کثرت فوائد اور غریب مسلمانوں کی ضرورت کے پیش نظر اسلام کے محاسن کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اور اس بات کا ایک واضح ثبوت ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کے حالات کی کس قدر نگہداشت کرتا ہے۔ زکوۃ کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے دولت مند اور فقیر کے د

م بِهَا (التوبۃ ۹/۱۰۳)

، میں زکوۃ لیجئے کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) اور (باطن میں بھی) پاک کرتے ہو۔ ''

ان کو جود و کرم کا خوگر اور ضرورت مندوں کے لئے ہمدرد اور محبت و شفقت کا عادی بناتی ہے، اس سے مال میں برکت، فراوانی اور اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا ۳۴/۳۹)

رو گے، وہ (اللہ تمہیں) اس کا عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ ''

، قدسی میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ''ابن آدم! تو خرچ کر، ہم تجھ پر خرچ کریں گے۔ '' علاوہ ازیں یہ فریضہ زکوۃ اور بھی بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

شخص بخل سے کام لے یا زکوۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرے، اس کے لئے قرآن حکیم میں بہت شدید وعید وارد ہوئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ (التوبۃ ۹/۳۴-۳۵)

، جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں اس دن کے دردناک عذاب کی خبر سنا دو جس دن وہ (مال) دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کی تھا،

ئے وہ ''کنز'' ہے اور اس کے مالک کو قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا۔ یہ بات اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر وہ شخص جو سونے اور چاندی کا مالک ہے اور اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو آگ میں اس کے چوڑے تختے بنائے جائیں گے اور انہیں جہنم کی آگ میں خوب

میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کے روپ میں ڈھال دیا جائے گا، جس کی آنکھ کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور یہ اسے دونوں باچھوں سے پکڑلے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر نبی

يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران ۳/۱۸۰)

یں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال عطا فرمایا ہے اور وہ (اس میں) بخل کرتے ہیں، اس بخل کو وہ اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، قیامت کے دن اس (مال) کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ ''

[illegible]

، اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے۔

چرنے والے پالتو جانوروں مثلاً اونٹ، گائے اور بھیڑ وغیرہ کی تفصیل رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث میں موجود ہے۔ اہل علم سے اس کی تفصیل معلوم کی جا سکتی ہے۔ اگر اس وقت ہمارے پیش نظر اختصار نہ ہوتا تو اتمام فائدہ کے لئے ہم بھی یہاں اس کی تفصیل بیان کر دیتے لیکن اختصار کی وجہ سے ہم اسے

چاندی کا نصاب ایک سو مثقال ہے اور سعودی عرب کی کرنسی میں اس کی مقدار چھپن ریال ہے جب کہ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور سعودی پیمانے میں اس کی مقدار ۱۱/۳/۷ (اگنی) اشرفی ہے جب کہ گرام کے حساب سے ۹۲ گرام ہے، جو شخص سونے اور چاندی یا دونوں میں سے ایک کے نصاب کا

کرنسی نوٹ جن کے ساتھ آج کل لوگ لین دین کرتے ہیں، ان کا حکم بھی وہی ہے جو سونے اور چاندی کا ہے خواہ یہ درہم ہوں یا دینار، ڈالر ہوں یا ان کا کوئی اور نام رکھ لیا گیا ہو جب ان کی قیمت چاندی اور سونے کے نصاب کے مطابق ہوگی اور اس پر ایک سال گزر جائے گا تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔ عورت

، کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو فرمایا ''کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟ '' اس نے کہا جی نہیں! فرمایا: ''کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ ان کے بجائے اللہ تعالیٰ تجھے روز قیامت جہنم کی آگ کے کنگن پہنائے؟ '' اس نے انہیں اتار دیا اور کہا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں (ابوداود، نسائی اور اس کی

ی اللہ عنہا سونے کی پازیبیں پہنا کرتی تھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہیں؟ آپ نے فرمایا ''جو (مال) نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے۔ '' اس مفہوم کی اور بھی (بہت سی) احادیث ہیں۔ ''

کے آخر میں اس کی قیمت لگائی جائے اور کل قیمت کا چالیسواں حصہ بطور زکوۃ ادا کر دیا جائے خواہ اس کی قیمت اس کے ثمن کے مثل ہو یا اس سے کم و بیش کیونکہ حدیث سمرہ میں ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سامان تجارت کی بھی زکوۃ ادا کریں۔ '' (ابوداود) اس میں اراضی، عمارتیں، گا

ل میں سے صحیح قول یہ ہے کہ قرض بھی زکوۃ سے مانع نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ تفصیل واضح ہے ! اسی طرح جمہور علماء کے نزدیک یتیموں اور مجنونوں (پاگلوں) کے مال میں بھی زکوۃ واجب ہے ، جب وہ (مال) نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو ان کے وارثوں پر واجب ہوگا کہ سال گزرنے پر وہ ان کی

، ہے لہذا محض محبت کی خاطر کسی غیر مستحق کو زکوۃ دینا جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ زکوۃ کو کسی نفع کے حصول یا نقصان کے ازالہ کے لئے استعمال کیا جائے اور نہ یہ جائز ہے کہ اسے مال بچانے یا مال سے مذمت دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے ۔ ہر مسلمان کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ زکوۃ کو صرف مستحق

قرآن کریم میں مصارف زکوۃ کو وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے :

فُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبۃ:۹/۶۰)

سوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور مقروضوں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیئے یہ حقوق) اللہ کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور اللہ جاننے والا (اور

ں آیت کریمہ کو اللہ تعالی نے اپنے دو عظیم ناموں کے ساتھ جو ختم کیا ہے تو اس میں اللہ تعالی کی طرف سے یہ اشارہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب جانتا ہے کہ ان میں سے کون زکوۃ کا مستحق ہے اور کون نہیں اس نے جو شریعت نازل فرمائی اور جو احکام مقرر فرمائے ، ان میں وہ حکیم ہے ۔ وہ تمام ا

، سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین میں فقاہت ، معاملہ میں صداقت ، اپنی رضا کے کاموں میں مسابقت اور اپنی ناراضگی کے اسباب سے عافیت عطا فرمائے ۔

انہ سمیع قریب ٗ وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]